REGD No. L.5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۲۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل ربوہ

یوم جمعہ ۲۸ جمادی الثانی ۱۳۷۸ھ

فی پرچہ ۱۰

جلد ۴۸/۱۳ | ۹ صلح ۱۳۳۸ ہش ۹ جنوری ۱۹۵۹ء | نمبر ۸

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت کے متعلق دعا کی تحریک

جیسا کہ احباب کو علم ہے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کو باوجود علالت۔ کمزوریٔ طبع اور سردی کی شدت کے دینی امور میں از حد مصروف رہنا پڑتا ہے۔ احباب خصوصیت سے دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ رکھے اور کام کرنے والی لمبی عمر عطا فرمائے آمین

اعلان کردہ املاک کے انکم ٹیکس سے افراط زر کو روکنے میں بہت مدد ملے گی

کارخانوں کی پیداوار میں موجودہ کمی عارضی ہے۔ وزیر خزانہ مسٹر شعیب کا بیان

پشاور ۸ رجنوری۔ مرکزی وزیر خزانہ مسٹر شعیب نے کل ورسک میں اخباری نمائندوں سے گفتگو کرتے ہوئے یہ خیال ظاہر کیا ہے۔ کہ لوگوں نے چھپی ہوئی آمدنیوں کا جو اعلان کیا ہے۔ اس سے جو انکم ٹیکس وصول ہوگا۔ اس کی بدولت ملک میں افراطِ زر کو خاصی حد تک روکا جا سکے گا۔ آپ نے کہا کہ حکومت انکم ٹیکس کے طور پر ان اعلان کردہ املاک سے جو ۲۵ یا ۳۰ کروڑ روپے وصول کرے گی۔ اس سے افراطِ زر فوری طور پر رُک جائے گا۔ باقی ماندہ رقم نفع بخش صنعتوں اور بچتوں میں لگائی جائے گی

مسٹر شعیب نے کہا ملک میں افراط زر کے رجحانات کا ایک باعث وہ روپیہ ہے جو بلیک مارکیٹ سے کمایا گیا ہے۔ آپ نے بتایا کہ اس روپے سے سارے ملک میں وسیع پیمانے پر مکان تعمیر کرنے کا کام لیا جا رہا ہے۔ ایک نامہ نگار نے مسٹر شعیب کو اس طرف متوجہ کیا کہ ملک کے صنعتی کارخانوں میں مال کی تیاری کم ہو گئی ہے۔ موصوف نے کہا پیداوار میں یہ کمی بہت تھوڑا عرصہ رہے گی۔ آپ نے کہا کہ یہ مسئلہ بہت اہم ہے اور یہ خوشی کی بات ہے کہ اب مال کی پیداوار پھر بڑھنے لگی ہے۔ آپ نے انتباہ کیا کہ ملکی کارخانوں میں مال کی پیداوار پوری رفتار پر نہ آئی۔ تو پھر کوئی دوسرا طریقہ اختیار کرنا پڑے گا۔ آپ نے کہا ہمیں خاصی مقدار میں مال تیار کرنا ہے اور اسکی فروخت تیز کرنا ہے ورنہ ہم اپنے ملک کو ترقی نہیں دے سکیں گے ؎

چین بھی چاند پر راکٹ پھینکے گا

پیکنگ ۸ رجنوری۔ کیمونسٹ چین کے ایک ممتاز ترجمان نے کیونگ من نے انکشاف کیا ہے کہ چین مستقبل قریب میں چاند کی طرف ایک راکٹ بھیجنے کی تیاریاں کر رہا ہے۔ اس امر کا اعلان پیکنگ ریڈیو نے کیا ہے۔ ریڈیو کے نشریہ میں دعوےٰ کیا گیا ہے کہ چینی سائنسدانوں کو خلائی دکاشتی راکٹوں کے میدان میں خاصی معلومات حاصل ہیں ؎

دنیا کی آبادی صدی کے آخر تک چھ ارب ہو جائیگی

موجودہ آبادی میں دگنے سے بھی زائد اضافہ ہوگا۔ اقوام متحدہ کی رپورٹ

اقوام متحدہ (نیویارک) ۸ رجنوری۔ اقوام متحدہ کے سکرٹری جنرل مسٹر ہیمرشول کی تیار کردہ ایک رپورٹ شائع کی گئی ہے جس میں بتایا گیا ہے۔ کہ اس صدی کے اختتام تک دنیا کی آبادی موجودہ آبادی سے دگنی ہو جائیگی۔ اور چھ ارب تک پہنچ جائے گی۔

اس رپورٹ میں یہ اندازہ ظاہر کیا گیا ہے کہ جس اندازے سے دنیا کی آبادی میں اضافہ ہوتا جا رہا ہے اس کے مطابق ۱۹۶۲ء میں دنیا کی آبادی ۳ ارب اور ۱۹۸۰ء میں ۵ ارب ہو جائے گی۔ رپورٹ کے مطابق صرف ۵۷ – ۱۹۵۸ء میں دنیا کی آبادی میں ۹ کروڑ کا گویا جاپان کی آبادی کے برابر یا فرانس کی آبادی سے دو گنے نفوس کا اضافہ ہوا۔ اس اثنا میں تنہا سرزمین چین میں ایک کروڑ افراد کا اضافہ ہوا۔

مسٹر ہیمرشول نے لکھا ہے کہ ہانگ کانگ سنگاپور، ٹرینیڈاڈ اور ٹوباگو میں اموات کی شرح ۱۹۵۶ء ۱۹۵۷ء میں سب سے کمتر رہی۔ بھارت میں بھی شرح اموات کم ہو گئی ہے۔ لیکن بہت زیادہ شرح پیدائش بدستور قائم ہے ؎

مغربی پاکستان میں چاول کی سرکاری خرید

لاہور ۸ رجنوری۔ سرکاری طور پر بتایا گیا ہے کہ مغربی پاکستان میں چاول کی سرکاری خرید میں پہلے سال کے مقابلہ میں اس سال ۵ گنا اضافہ ہوا ہے۔ سارے صوبہ میں چاول کی سرکاری خرید دو لاکھ ۵ ہزار ایک سو اکتالیس ٹن تک پہنچ گئی ہے۔ گذشتہ سال یہ مقدار چھیالیس ہزار چھ سو اکتالیس ٹن تھی۔ سابق پنجاب کے علاقہ میں ۳۳ ہزار دو سو پچیس ٹن حاصل کی گئی۔ حیدر آباد دکن کے چاول کے پیداوار کے علاقہ سے ایک لاکھ اکسٹھ ہزار نو سو سولہ ٹن چاول یا تو خرید لیا گیا ہے یا پھر اسکی خریداری کے سودے ہو گئے ہیں۔ اس علاقہ سے باسٹھ ہزار تین سو تین ٹن چاول خریدا گیا ہے۔ اور مزید ننانوے ہزار چھ سو تیرہ ٹن چاول کی خرید کے سودے کئے گئے ہیں۔ اعلیٰ قسم کا چاول برآمد کے لئے مرکزی حکومت کو دے دیا جائے گا۔ اور اس طرح جو زر مبادلہ حاصل ہوگا وہ غیر ممالک سے گندم خریدنے پر صرف کیا جائے گا ؎

سوئٹزرلینڈ مشن کا تار کا رجسٹرڈ پتہ

احباب کرام کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ یکم جنوری ۱۹۵۹ء سے سوئٹزرلینڈ مشن کا تار کا رجسٹرڈ پتہ لفظ "اسلام" زیورک۔ ("ISLAM" Zurich) ہے پہلے تار کا پتہ اسلام آباد تھا۔

(وکالت تبشیر ربوہ)

درخواستِ دعا

از مکرم شیخ ناصر احمد صاحب مبلغ سوئٹزرلینڈ زیورک

خاکسار کو وسط نومبر میں پہلے انفلوئنزا کا حملہ ہوا۔ اس کے معاً بعد پیشانی کے دائیں حصہ میں شدید درد کا دورہ ہوا۔ درد کی شدت کئی دن جاری رہی۔ راتیں بھی بے چینی میں گزرتی تھیں۔ بخار بھی رہا۔ علاج میں آہستہ آہستہ افاقہ ہوا۔ ایکسرے کے معائنے سے پتہ چلا ہے کہ Frontal Cavity میں سوزش کے علاوہ مواد بھی موجود ہے جس کے باعث درد رہتا ہے۔ یہ درد گو پہلے کی نسبت بہت کم ہے تاہم چوبیس گھنٹے موجود رہتا ہے۔ احباب دعا کریں کہ موجودہ علاج سے ہی خدا تعالےٰ اس تکلیف کا سدِّباب فرما دے اور اپریشن کی نوبت نہ آئے۔ ان ایام میں کام کا بھی زور تھا۔ اہم ترین امور کو بیماری کی حالت میں افاقہ کے وقفوں میں سرانجام دینے کی توفیق ملی۔ احباب کرام سے صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

ہائی سکول میں ریاضی کا مضمون

لاہور ۸ رجنوری۔ بورڈ برائے ثانوی تعلیم نے ۱۹۶۱ء سے ہائی سکول کے امتحان کے لئے ریاضی کو لازمی مضمون قرار دیا ہے۔ دوسرے دو لازمی مضامین انگریزی اور معاشرتی علوم ہوں گے۔

صرف ان طلبا کا ریاضی میں پاس ہونا لازمی ہوگا۔ جن کے پاس سائنس گروپ کے انتخابی مضامین ہیں۔ دوسرے طلبہ کا صرف انگریزی اور معاشرتی علوم میں پاس ہونا لازمی ہوگا ؎

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

ایڈیٹر :- روشن دین تنویر بی اے، ایل ایل بی

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۹ جنوری ۱۹۵۹ء

موعود

نہ صرف یہودیوں کا نہ صرف عیسائیوں کا اور نہ صرف مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ آخری زمانہ میں اللہ تعالےٰ کا ایک فرستادہ حق آکر دنیا کی راہ نمائی کرے گا جسکو مسیحا کہتے ہیں۔ بلکہ بدھوں۔ ہندوؤں اور پارسیوں اور دنیا کے ہر اہم مذہب کے لوگوں کا بھی یہی عقیدہ ہے۔ کہ آخری زمانہ میں ایک فرستادۂ حق آئے گا۔ جو ان کے مذہب کو از سر نو زندہ کرے گا۔ مذاہب کا یہ عقیدہ صرف قیاس اور خیال پر مبنی نہیں ہے۔ بلکہ ان کی کتابوں میں اسکے اشارے موجود ہیں۔ اس لحاظ سے ایک صاحب غور انسان یہ ماننے کے لئے مجبور ہے کہ یہ پیشگوئی جو ہر مذہب میں پائی جاتی ہے۔ اصلیت رکھتی ہے۔ اور یہ بھی اس سے ثابت ہوتا ہے کہ تمام مذاہب ایک ہی منبع سے تعلق رکھتے ہیں۔ اور ان میں جو بظاہر اختلافات نظر آتے ہیں۔ وہ یا تو امتدادِ زمانہ کی وجہ سے یا مختلف ماحول کے اثرات سے پیدا ہو گئے ہیں۔ اور اگر ایسے اختلافات کا پردہ اٹھا دیا جائے۔ تو انسان ہر مذہب میں حقیقت کا نظارہ کر سکتا ہے۔

قرآن کریم میں جو زمانہ کے لحاظ سے سب سے آخری الہامی کتاب ہے اور اس کی صحت مسلّم ہے صاف صاف الفاظ میں وضاحت کی گئی ہے کہ ہر قوم میں اللہ تعالےٰ کے فرستادگان آتے رہے ہیں۔ اور اس میں جا بجا اس مفہوم کی آیات ملتی ہیں جیسا کہ

ان من امۃ الا خلا فیھا نذیر

یعنے کوئی امت ایسی نہیں جس میں ڈرانے والا نہ آیا ہو۔

لکل قوم ھاد

یعنی ہر قوم کے لئے ہادی ہوا ہے۔

ظاہر ہے کہ یہ جو آخری زمانہ میں آنے والے کے متعلق پیشگوئیاں ملتی ہیں ان کی یقیناً ایک اصل ہے۔ اور محض توہم پرستی یا خام خیالی پر مبنی نہیں ہیں۔

اس کے ثبوت کے لئے ایک یہ امر بھی قابل غور ہے۔ کہ تمام مذاہب کی کتابوں میں آنے والے کے تقریباً یکساں قسم کے نشانات بتائے گئے ہیں۔ خاصکر ہر مذہب میں اس پیشگوئی کے ساتھ یہ بھی ذکر آتا ہے کہ آنے والا ایسے حالات میں آئے گا کہ جب دنیا گناہوں میں مبتلا ہوگی۔ اور ایسی بدیاں انسانوں میں راہ پا چکی ہوں گی کہ پہلے کبھی ایسی وسعت کے ساتھ نہ پھیلی ہونگی۔ تمام پیشگوئیوں میں ان بدیوں اور برائیوں کا تذکرہ بھی تقریباً یکساں پایا جاتا ہے۔ مثلاً شرم و حیا اٹھ جائے گا۔ زناکاری بڑھ جائے گی

الغرض ان پیشگوئیوں میں اس زمانہ کے حالات کی جو تفصیلات دی گئی ہیں۔ ان کا موازنہ کیا جائے۔ تو ذرا سی سوجھ رکھنے والا انسان فوراً معلوم کر لیتا ہے کہ یہ تفصیلات تمام پیشگوئیوں میں یکساں ہیں۔ اس سے بھی ثابت ہوتا ہے۔ کہ ان پیشگوئیوں کا ایک ہی منبع ہے اور ان میں اگر کہیں ذرا سا اختلاف محسوس ہوتا بھی ہے۔ تو وہ مختلف ماحول کی وجہ سے ہے ورنہ حقیقت یہی ہے کہ یہ تمام پیشگوئیاں دراصل ایک ہی زمانہ کے لئے ہیں۔ جو دنیا میں آنے والا ہے۔ اور یہی وہ زمانہ ہے۔ جب وہ موعود آنے والے ہیں۔ جن کے آنے کی ہر مذہب نے پیشگوئی کی ہوئی ہے۔

جہاں تک ان ابتر حالات کا تعلق ہے جو موعود کے آنے پر دنیا کے ہوں گے۔ آج ہر مذہب کے لوگ اس نتیجہ پر پہونچے ہیں۔ کہ جو بدیاں اور برائیاں ان پیشگوئیوں میں بتائی گئی ہیں۔ وہ سب کی سب موجودہ زمانہ میں پائی جاتی ہیں۔ ہندوؤں کے نزدیک یہ زمانہ کل جگ کے نام سے موسوم ہے۔ یعنے ایسا زمانہ جس میں دنیا حق سے بہت پرے جا پڑے گی۔ اور گناہ و ظلم کے بھوت ہر طرف پھیل جائیں گے۔

ہندو ہی نہیں بلکہ پارسی۔ عیسائی۔ یہودی بودھ اور مسلمان اپنی اپنی پیشگوئیوں کے مطابق تمام نشانات موجودہ زمانہ میں دیکھ رہے ہیں۔ وہ ان پیشگوئیوں کی تفصیلات تمام کی تمام موجودہ زمانہ پر چسپاں کرتے ہیں اور یہی نہیں۔ بلکہ وہ یقین رکھتے ہیں۔ کہ اگر واقعی کوئی آنے والا ہے تو وہ اسی زمانہ میں آنا چاہیئے۔ کیونکہ آج وہ تمام حالات موجود ہو گئے ہیں۔ جن کو بدلنے کے لئے اسے آنا ہے۔

آج جس طرح ایک ہندو اپنے کرشن (علیہ السلام) کا منتظر ہے۔ جس طرح ایک بدھ اپنے میتریہ کی آمد کی آس لگائے ہوئے ہے۔ اسی طرح ایک یہودی ایک عیسائی اور ایک مسلمان مسیح موعود کی آمد کی امید باندھے ہوئے ہے۔

الغرض آج تمام مذاہب کے لوگ کسی آنے والے کے منتظر ہیں۔ اور پکار رہے ہیں۔ کہ وہ آئے اور دنیا کو تباہی سے نجات دلائے۔ پھر ہر مذہب کی پیشگوئی کو دیکھا جائے۔ تو معلوم ہوگا۔ کہ ہر مذہب کے پیروؤں کا یہی عقیدہ ہے۔ کہ آنے والا ساری دنیا کی نجات کا باعث ہوگا۔ اور موجودہ دنیا کے حالات دیکھے جائیں تو اس میں صداقت معلوم ہوتی ہے۔ کیونکہ آج جو بھی آئے گا۔ اس کا اثر صرف ایک وطن ایک ملک اور ایک قوم تک محدود نہیں رہ سکتا۔ آج تمام دنیا ایک بڑے شہر کی صورت اختیار کر چکی ہے۔ اور ایک مقام کی خبر ساری دنیا میں آناً فاناً پھیل جاتی ہے۔ اس لئے جو بھی فرستادہ حق اس زمانہ میں آئے گا۔ اس کی آواز ساری دنیا میں پہونچے گی۔ اور آج دنیا کا کوئی کنارا ایسا نہیں ہے۔ جہاں اسکا اثر نہ پہونچ سکے۔ آج ایسے وسائل ایجاد ہو چکے ہیں کہ ہزاروں میلوں پر چند منٹوں میں پیغام پہنچایا جا سکتا ہے۔ اور ہر ملک کے اخبارات چند منٹوں میں اسکو نشر کر سکتے ہیں۔ اسلئے امر میں کوئی شک نہیں کہ جو بھی آئیگا وہ تمام دنیا کے لئے یکساں طور پر راہنمائی کرنے والا ہوگا۔ کسی محدود مقام تک اس کی آواز محدود نہیں رہے گی۔ اس لئے ہر مذہب والے کا یہ خیال کہ آنے والے کا اثر عالمگیر ہوگا صحیح ہے۔

اس سے یہ نتیجہ نکالنا بھی مشکل نہیں کہ ایسا شخص ایک ہی ہونا چاہیئے۔ جب تمام مذاہب کا منبع ایک ہے۔ اور جب تمام مذاہب کی پیشگوئیاں حالات اور نشانات میں متحد و متفق ہیں۔ تو ظاہر ہے کہ ایسا فرستادہ حق بھی ایک ہی ہوگا۔ جو تمام مذاہب کی حقیقت کی یکسانی اور وحدت منبع کو آشکار کرے گا۔ جو قرآن کریم کی تعلیم کے مطابق جو آخری الہامی کتاب ہے جس میں امتدادِ زمانہ سے زیر و زبر کی تبدیلی نہیں ہوئی جو مسخ سے کلی طور پر بچی ہوئی ہے یہ دکھائے گا کہ ہر قوم میں فرستادگان حق

(باقی دیکھیں صفحہ پر)

وہ سب کو حُسنِ عمل کا ثواب دیتے ہیں

کسی کو گریۂ چشم سحاب دیتے ہیں
کسی کو نغمۂ تارِ رباب دیتے ہیں

نگاہِ لطف سے رہتا نہیں کوئی محروم
وہ سب کو حُسنِ عمل کا ثواب دیتے ہیں

یتیم کو جو بناتے ہیں سرورِ کونین
تو اُمیوں کو وہ اُمّ الکتاب دیتے ہیں

حجابِ ما و شما جسکے دل سے اُٹھ جائے
شہیدِ ناز کا اُسکو خطاب دیتے ہیں

درِ وصال کہاں ہے کسی کو کیا معلوم
دُعا کرو کہ دُعا کا جواب دیتے ہیں

حضورِ یار تبسّم نہیں نہ کیوں آنسو
گناہگار ہیں اپنا حساب دیتے ہیں

علم حدیث اور اسکی افادیت

(از مکرم مولوی غلام باری صاحب سیف)

نوٹ:- یہ مقالہ اس مجلس مذاکرہ میں پڑھا گیا جو تعلیم الاسلام کالج یونین کے زیر اہتمام ۲ر دسمبر ۵۸ء کو منعقد ہوئی

حدیث کے لغوی معنے تو بات کے ہیں لیکن اصطلاح اسلام میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کو حدیث کہتے ہیں۔ قرآن مجید کے بعد تمام مسلمانوں کے نزدیک بالاتفاق حدیث کا علم اشرف و اولیٰ ہے۔ قرآن مجید کا مفہوم اور لفظ ہر دو خدا تعالےٰ کے ہیں لیکن حدیث میں مفہوم تو خدا تعالےٰ کا ہے لیکن الفاظ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ہیں۔ اسی لئے قرآن کو وحی متلوّ (یعنی وہ وحی جو تلاوت کی جاتی ہے) اور حدیث کو وحی غیر متلوّ (یعنی وہ وحی جو تلاوت نہیں کی جاتی) کے الفاظ سے تعبیر کیا گیا ہے۔

اور اس کی وجہ قرآن مجید کی وہ آیت ہے جس میں اللہ تعالےٰ نے فرمایا۔ ہمارا رسول اپنی طرف سے نہیں کہتا بلکہ اس کا نطق ہماری وحی سے ہے۔ "ما ینطق عن الھویٰ اِن ھو اِلّا وحیٌ یوحیٰ"۔ اور فارسی میں مولانا رومؒ نے اسے یوں ادا کیا ہے ؎

گفتۂ او گفتۂ اللہ بود
گرچہ از حلقوم اللہ بود

سنّت اور حدیث میں فرق

یہ تو اس علم کے شرف کے بارہ میں تھا۔ لیکن دین میں اساسی طور پر پہلا درجہ قرآن مجید کا ہے۔ دوسرا سُنّت یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی فعلی روش ہے۔ اور تیسرے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات۔ لیکن متقدمین اور متاخرین میں سے بہت کم نے اس فرق کو واضح کیا ہے۔ جس کی وجہ سے ان کے درجات کی تعیین میں بھی غلطی کھائی ہے۔

حدیث کی حفاظت

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمتِ شان کی وجہ سے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو آپ سے جو محبت تھی اس کا تقاضا یہ تھا کہ شمعِ رسالت کے پروانے آپ کے ہر ارشاد کو سُنتے اور اُسے اپنے سینوں میں محفوظ کرتے۔ جملہ انبیاء علیہم السلام میں سے یہ شرف صرف پیغمبر اسلام (صلے اللہ علیہ وسلم) کو ہی حاصل ہے کہ اُس کی قوم نے اُس کے ہر لفظ کو محفوظ کرنے کی کوشش کی۔ اسلام کے ابتدائی زمانہ میں یہ حفاظت ایماناً سینوں سے کی۔ یوں بھی عربوں کا حافظہ اتنا عمدہ اور اعلیٰ تھا کہ دُنیا کی تاریخ میں اس کی مثال نہیں ملتی۔ اس پر مستزاد یہ کہ انہیں محمد صلے اللہ علیہ وسلم جیسا محبوب آقا مل گیا۔ چنانچہ تاریخ گواہ ہے کہ ان لوگوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کو اپنے سینوں میں محفوظ رکھا اور ہم تک اس امانت کو بحفاظت تمام پہنچایا۔ اور انہی الفاظ میں پہنچایا جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمائے تھے۔

اس کا ایک ناقابل تردید تاریخی ثبوت وہ خط ہے جو سنہ ۷ ہجری میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکندریہ و مصر کے بادشاہ مقوقس کو لکھا۔ یہ خط صدیوں مستور رہنے کے بعد دریافت ہوا اور اب ترکی میں محفوظ ہے۔ اسی میں وہی الفاظ مرقوم ہیں جو آج سے چودہ سو سال قبل صحابہ نے بیان کئے تھے۔ مفہوم تو الگ رہا لفظ تک کی تبدیلی نہیں۔ تقدیم و تاخیر نہیں۔ بعض صحابہ کو تو ہزارہا احادیث نوکِ زبان تھیں۔ چنانچہ حضرت ابوہریرہؓ کو آٹھ ہزار، حضرت عائشہؓ کو اڑھائی ہزار، حضرت عباسؓ کو بائیس سو چھیاسٹھ ۲۲۶۶، حضرت عبداللہ بن عمرؓ کو چھبیس سو تیس ۲۶۳۰، حضرت ابوسعید خدریؓ کو اکیس سو ستر ۲۱۷۰، حضرت جابرؓ بن عبداللہ بن عمرو کو پچیس سو چالیس ۲۵۴۰، حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص کو سات سو، حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ کو تین سو ساٹھ احادیث زبانی یاد تھیں۔ اور مشہور تابعی محدّث حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو تو چھ لاکھ احادیث ازبر تھیں۔ اور جب آپ کا امتحان لیا گیا تو آپ سے ایک لفظ کی بھی فروگزاشت نہ ہوئی۔

کتابت حدیث

یوں عمومی طور پر ابتدائی زمانہ میں احادیث کو لکھنے کی اجازت نہ تھی۔ عمومی میں نے اسلئے کہا۔ کہ بعض صحابہ بعض احادیث کو قلمبند بھی کر لیتے تھے۔ مثلاً حضرت علیؓ، حضرت عبداللہ بن عمرؓ، حضرت عمرو بن عاص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کو ضبطِ تحریر میں بھی لاتے تھے۔ اور آغازِ اسلام میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے حدیث کو لکھنے سے اسلئے منع فرمایا تھا کہ ہنوز فکر و ذہن میں اتنی پختگی نہ آئی تھی کہ قرآن و حدیث میں فرق کر سکے۔ لہٰذا لکھنے سے ایک حد تک منع فرمایا لیکن جب انسانی فکر قرآن اور حدیث کے درمیان تمیز کرنے لگ گیا تو آپ نے خود بعض صحابہ کو اپنے ارشاد کے ماتحت احادیث لکھوا کر دیں۔ یہ وجہ مشہور شارح حدیث حضرت امام نوویؒ علیہ الرحمۃ نے مسلم کی شرح میں بیان کی ہے۔ پس صحابہ نے اسے اپنے سینوں میں محفوظ کیا لیکن جب یہ حاملینِ ارشاداتِ نبوی دُنیا سے رخصت ہونا شروع ہوئے اور بعض سیاسی مصالح کی بناء پر آمیزش کا خطرہ ہوا تو اللہ تعالےٰ نے حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کو توفیق دی کہ وہ اس قیمتی ذخیرہ کو محفوظ کر دیں۔ آپ پہلی صدی کے مجدّد تھے اور عدل، تقویٰ، خوفِ خدا میں اپنی نظیر نہ رکھتے تھے۔ آپ کا زمانۂ خلافت سنہ ۹۹ھ تا سنہ ۱۰۲ھ ہے۔ آپ نے اپنی سلطنت کے ہر گوشہ میں یہ فرمان بھجوایا کہ حدیث کے حلقہ ہائے درس قائم کئے جائیں۔ چنانچہ آپ کے الفاظ یہ تھے:-

"انظر ما کان من حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاکتبہ فانی خفت دروس العلم و ذھاب العلماء ولا یقبل الّا حدیث النبیّ صلی اللہ علیہ وسلّم ولیفشوا العِلمَ ولیجلسوا حتّٰی یعلمَ مَن لایعلم فانّ العلم لا یھلک حتّٰی یکونَ سرًّا۔"

(بخاری کتاب العلم)

ترجمہ:- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کو ضبطِ تحریر میں لے آؤ۔ کیونکہ مجھے ڈر ہے مبادا علم مٹ جائے اور علماء رخصت ہو جائیں۔ اور دیکھیو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے علاوہ کچھ اور قبول نہ کیجیو۔ نیز علم کی توسیع و اشاعت میں ہمہ تن مصروف ہو جاؤ اور علمی مجالس قائم کی جائیں تا آنکہ ہر نابلد اس کوچہ سے شناسا ہو جائے کیونکہ علم پوشیدہ ہونے سے ہی مٹا کرتا ہے۔

چنانچہ انہوں نے حضرت امام زہری (جو مدینہ کے چوٹی کے عالم اور فقیہہ تھے) اور حضرت ابوبکر بن حزم کو احادیث کی جمع و تدوین پر مقرر فرمایا۔ مشہور تو یہ ہے کہ اس علم پر سب سے پہلی کتاب امام زہری کی ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ ان سے بھی پہلے ہمام بن منبہ نے ایک کتاب لکھی جو آج بھی برلن یونیورسٹی میں موجود ہے۔ ہمام بن منبہ کی وفات سنہ ۱۰۲ ہجری میں ہوئی۔ معلوم ہوتا ہے حضرت امام زہری کی کتاب کو اوّلیت کی شہرت اسلئے ہوئی کہ اسے حکومت کی سرپرستی حاصل تھی۔

اس کے بعد ربیع بن صبیح اور ابن جریج نے حدیث کی کتب مدوّن کیں۔ ان کتب کو یہ امتیاز حاصل تھا کہ ان میں ابواب و فصول قائم کر کے ان کے ماتحت احادیث جمع کی گئی تھیں۔ گویا مضامین کی ترتیب کو زیادہ ملحوظ رکھا گیا۔ ابن جریج کی وفات سنہ ۱۵۰ھ میں ہوئی اور ربیع بن صبیح کی سنہ ۱۶۰ھ میں۔ اس دور میں مختلف مقامات پر کتب حدیث کو ابواب اور فصول کے لحاظ سے مدوّن کیا گیا۔ چنانچہ بصرہ میں سعید بن ابی عروبہ، کوفہ میں سفیان ثوری، شام میں ولید بن مسلم نے اسی طرح احادیث کی کتب کو مدوّن کیا لیکن افسوس ہے کہ اب یہ کتب ناپید ہیں۔

اِن کتب کے بعد سب سے مشہور اور مستند کتاب مؤطّا امام مالک ہے۔ حضرت امام مالک کی وفات سنہ ۱۷۹ھ میں ہوئی۔ مؤطا کے معنے ہی یہ ہیں کہ جس پر علماء کا اتفاق ہوا۔ اس کتاب کو انہوں نے مختلف بلاد و امصار کے علماء کے سامنے پیش کیا۔ اور ہر ایک نے ان کی کدوکاوش کو سراہا۔ اس کتاب میں فقہ کا رنگ غالب ہے۔ امام مالکؒ کے تیرہ سو شاگرد تھے جن میں ابوحنیفہؒ، شافعیؒ، محمدؒ جیسے پایہ کے عالم اور امام شامل ہیں۔

اس کے بعد دوسری صدی کے آخر اور تیسری کے آغاز میں اِس علم کا زبردست ارتقاء ہوا۔ یہ وہ زمانہ ہے جس میں صحاح ستہ یعنی حدیث کی چھ مشہور کتب مدوّن کی گئیں یعنی بخاری۔ مسلم۔ ابوداؤد۔ ترمذی۔ نسائی۔ ابن ماجہ۔ ان میں سے بخاری کو تقدیم حاصل ہے۔ اور اس کتاب کو اصح الکتب بعد کتاب اللہ کہا گیا ہے۔ اور حق یہی ہے کہ یہ کتاب اس عظیم توصیف کی مستحق ہے۔ تاہم بعض مستشرقین کے نزدیک مسلم ترتیب کے لحاظ سے فوقیت لے گئی ہے۔ (باقی)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی
اور
تزکیۂ نفوس کرتی ہے!

جلسہ سالانہ ۱۹۵۸ء کے بعض ضروری کوائف

دینی معلومات کے اہم نقشوں اور تبلیغی تصاویر کی عظیم الشّان نمائش

زمین کے کناروں تک تبلیغِ اسلام اور تعمیرِ مساجد کے ایمان افروز مناظر

مملکتوں کے سربراہوں، اقوامِ عالم کے سفیروں، دنیا کے معروف لیڈروں اور نامور دانشوروں تک پیغامِ حق پہنچانے کی متعدد تقاریب کے دلکش فوٹو

(۴)

امسال جلسہ سالانہ کے موقع پر جن نئی چیزوں کا اضافہ ہوا۔ ان میں سرِفہرست دینی معلومات کے اہم نقشوں اور تبلیغی تصاویر کی وہ عظیم الشان نمائش تھی جسے وکالتِ تبشیر نے نہایت سلیقے اور کمال درجہ نظافت کے ساتھ ترتیب دیا تھا۔ نمائش کیا تھی دینی معلومات اور بیرونی ممالک میں تبلیغِ اسلام اور اسکے شاندار نتائج کا تصویری زبان میں ایک ایسا دلکش مرقع تھی کہ جس نے بھی اسے دیکھا اسکی تعریف کئے بغیر نہ رہ سکا۔ اس نمائش کو دیکھنے سے ایک ہی نظر میں یہ حقیقت واشگاف ہو کر آنکھوں کے سامنے آجاتی تھی کہ کس طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وہ پیشگوئیاں جو آپ نے دنیا کے کناروں تک اسلام کے پھیلنے اور غالب آنے کے متعلق کی تھیں آج حسبِ وعدہ حضرت المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود کے ذریعہ پوری ہو کر آپ کی صداقت پر مہرِ تصدیق ثبت کر رہی ہیں۔ نمائش میں زمین کے کناروں تک تبلیغِ اسلام اور تعمیرِ مساجد کے ایمان افروز مناظر اور اسی طرح مملکتوں کے سربراہوں، اقوامِ عالم کے سفیروں، دنیا کے نامور لیڈروں اور مانے ہوئے دانشوروں تک پیغامِ حق پہنچانے کی متعدد تقاریب کے دلکش فوٹو پکار پکار کر کہہ رہے تھے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مبعوث ہو کر دنیا کو جس عظیم روحانی انقلاب کی خوشخبری دی تھی حضرت المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود کے ہاتھوں نہ صرف دنیا کے کونے کونے میں اس کی بنیاد پڑ چکی ہے بلکہ اب اس کے ہر آن بڑھنے پھلنے اور پھولنے کے آثار بھی دن بدن نمایاں ہوتے جا رہے ہیں۔ اور یقیناً وہ وقت بھی آئیگا اور ضرور آکر رہے گا کہ جب یہ انقلاب ساری دنیا پر محیط ہوگا اور اسلام کے جھنڈے کو پورے کرۂ ارض پر ہمیشہ ہمیش کیلئے سربلند کر دکھائے گا انشاء اللہ العزیز وباللہ التوفیق۔

نمائش کا افتتاح

چھوٹے اور بڑے سائز کی پانچصد کے قریب تصاویر اور دینی معلومات پر مشتمل متعدد جدولوں اور چارٹس کی یہ نمائش دفاتر تحریک جدید کے کمیٹی روم میں ترتیب دی گئی تھی۔ اس میں دیواروں کے اُوپر کے حصے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے غلبہ اسلام کے متعلق الہامات کپڑوں اور بڑے سائز کے کاغذوں پر جلی حروف میں خوشخط لکھوا کر اس خوبی سے آویزاں کئے گئے تھے کہ انہیں پڑھ کر اور ساتھ ہی ان کے پورا ہونے کے تصویری مناظر دیکھ کر ناظرین پر وجد کی سی کیفیت طاری ہو جاتی تھی اور ان کی زبانوں پر بے ساختہ جزاک اللہ کے الفاظ آکر کمرے کی فضا میں ایک خوش آئند گونج پیدا کر دیتے تھے۔

یہ تھی وہ عظیم الشان نمائش جس کا افتتاح محترم جناب صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل التبشیر نے مورخہ ۲۵ دسمبر ۱۹۵۸ء کی شام کو نمازِ مغرب کے بعد کثیر مجمع احباب کی موجودگی میں اجتماعی دعا کیساتھ فرمایا۔ اسکے بعد یہ جلسہ سالانہ کے ایام میں روزانہ رات کو ساڑھے چھ بجے سے دس بجے تک کھلی رہی تاکہ احباب اسے دیکھ کر اس سے خاطر خواہ استفادہ کر سکیں۔ اور دُنیا کے کونے کونے میں تبلیغِ اسلام کی مساعی اور ان کے شاندار نتائج کو تصویری زبان میں دیکھ کر اپنے ایمانوں کو تازہ کر سکیں۔ اور یہ اندازہ لگا سکیں کہ اسلام کو دنیا میں غالب کر دکھانے کیلئے ابھی کس قدر قربانی ایثار اور مداومتِ عمل کی ضرورت ہے۔ ہر چند کہ نمائش ایامِ جلسہ کے بعد بھی ۲۹ اور ۳۰ دسمبر کو نمازوں کے اوقات کے علاوہ دن بھر کھلی رہی پھر بھی تبلیغی مساعی کے شاندار نتائج کی جھلک دیکھنے کے سلسلہ میں لوگوں کے شوق کا یہ عالم تھا کہ وہ کمیٹی روم کے باہر اپنی باری کے انتظار میں قطاروں میں دیر تک کھڑے رہتے تھے۔ اور قطاروں کا یہ سلسلہ طویل سے طویل ہوتا چلا جاتا تھا کیونکہ کمیٹی روم میں جگہ کی تنگی کے باعث ایک وقت میں لوگوں کی ایک محدود تعداد کو ہی داخلہ کی اجازت ملتی تھی۔

ترتیب و ترصیع کی ایک جھلک

کمیٹی روم کی جنوبی دیوار کے اُوپر کے حصہ میں بڑے سائز کے تین فوٹو اس ترتیب سے آویزاں تھے کہ درمیان میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا فوٹو تھا۔ ایک طرف حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا اور دوسری طرف حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا فوٹو لگا ہوا تھا۔ باقی تین دیواروں کے اُوپر کے حصے میں زمین کے کناروں تک اسلام کی تبلیغ پہنچنے اور ایک عالمگیر روحانی انقلاب رونما ہونے سے متعلق الہامی عبارتوں کے خوشنما طغرے لگے ہوئے تھے۔ اِن طغروں کے نیچے بڑے بڑے سائزوں کے وہ نایاب گروپ فوٹوز تھے جن میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے دلی اور خاص محبّوں کے درمیان تشریف فرما ہیں۔ ان نہایت قیمتی اور نایاب فوٹوز کے نیچے دیواروں پر شیشوں کے شوکیسز (Show Cases) میں یورپ، امریکہ، مشرق قریب، افریقہ اور مشرق بعید کے متعدد ممالک میں مجاہدینِ احمدیت کی تبلیغی سرگرمیوں پر مشتمل فوٹوز ایک خاص ترتیب سے لگے ہوئے تھے۔ ان فوٹوز میں مساجد کی تعمیر، سکولوں اور مدارس کی عمارتوں، مشن ہاؤسوں، لیکچر ہالوں اور اب تک جتنے ملکی اور غیر ملکی مبلغین اِن ممالک میں تبلیغِ اسلام کا فریضہ ادا کرتے رہے ہیں یا کر رہے ہیں۔ ان سب کی تصاویر شامل تھیں۔ پھر مملکتوں کے سربراہوں، سفیروں، نامور لیڈروں اور دارالحکومتوں کے میئروں کی خدمت میں قرآن مجید کے متعدد عالمی زبانوں میں جماعت احمدیہ کی طرف سے شائع شدہ تراجم کے نسخے بطور تحفہ پیش کرنے کے مناظر بھی دکھائے گئے تھے۔ مزید برآں ان میں مختلف ملکوں اور شہروں کی جماعتہائے احمدیہ کے نو مسلم افراد کے بڑے بڑے گروپ فوٹو بھی شامل تھے۔ نیز یورپ، امریکہ اور افریقہ کے شہروں میں مساجد کے سنگِ بنیاد اور ان کے افتتاح کی تقاریب اور نماز باجماعت کے دلکش مناظر بھی پیش کئے گئے تھے۔ یورپ کی اعلیٰ سوسائٹیوں، علمی مجلسوں، اور کلبوں میں مبلغینِ اسلام کے لیکچروں کی متعدد تصاویر پیش کر کے دکھایا گیا تھا۔ کہ اُن ملکوں کے لوگ کس قدر توجہ، انہماک اور گہری دلچسپی کے ساتھ اسلامی صداقتوں کا ذکر سُننے میں معروف ہیں۔ پھر مختلف علاقوں کے مبلّغین اپنی تبلیغی اور تبشیری سرگرمیوں کو وسیع کرنے کے سلسلے میں صلاح مشورے اور غور و فکر کے لئے ہر سال جو کانفرنسیں منعقد کرتے ہیں اُن کی تصاویر کو بھی جگہ دی گئی تھی۔ الغرض بیرونی ممالک میں تبلیغی مساعی اور اُن کے خوشکن نتائج کا کوئی پہلو ایسا نہ تھا جو اصل تصاویر کی شکل میں پیش نہ کر دیا گیا ہو۔

پھر یہی نہیں کہ ہر تصویر کے نیچے اس کی تشریح درج تھی۔ بلکہ خوشنما چارٹس پر ہر مشن کی مختصر تاریخ بھی درج کی گئی تھی اور اب تک ان مشنوں میں جتنے مبلغین نے کام کیا ہے ان کے ناموں کی فہرست کے ساتھ ساتھ ان کے عرصۂ کام کی وضاحت بھی موجود تھی۔ اِن چارٹس کا مطالعہ از خود بہت مفید اور ازدیادِ علم کا موجب تھا۔ بعض چارٹ ایسے بھی تھے جن میں بیرونی ممالک کے مشہور اخبارات کے وہ اقتباسات درج تھے جن میں جماعتِ احمدیہ کی شاندار اسلامی خدمات پر اسے خراجِ عقیدت پیش کیا گیا ہے۔ بالخصوص مشرقِ وسطیٰ کے اخبارات کے اقتباسات پڑھنے سے تعلق رکھتے تھے۔ ان میں جماعتِ احمدیہ کی اسلامی خدمات کا کھُلے دل سے اعتراف کرتے ہوئے تسلیم کیا گیا تھا کہ یہی ایک جماعت ہے جو دنیا کے دُور و دراز علاقوں میں تبلیغِ اسلام کا فریضہ کمال تندہی اور مستعدی سے منظم طور پر ادا کر رہی ہے۔

تبلیغی زون اور ان کی تفصیل

یہ تمام تصاویر دُنیا کے متعدد زون مقرر کر کے زون وار ایک خاص ترتیب سے آویزاں کی گئی تھیں۔

پہلا زون یورپ کا تھا۔ اس میں انگلستان، فرانس، جرمنی، ہالینڈ، سپین، سوئٹزرلینڈ اور سکینڈے نیویا کے مشن شامل تھے۔ **دوسرا زون** امریکہ کا تھا۔ اس میں شمالی امریکہ، ارجنٹائن، ٹرینیڈاڈ، انٹی گوا، ڈچ گی آنا اور برٹش گی آنا کے مشن اور ان کی تمام شاخیں شامل تھیں۔

تیسرا زون مشرقی افریقہ کے تینوں علاقوں ٹانگانیکا، یوگنڈا اور کینیا پر مشتمل تھا۔ اس کے تحت اس کے جملہ مشنوں، عالیشان مساجد اور

متعدد دیگر شہری جماعتوں اور ان کی تبلیغی سرگرمیوں پر مشتمل تصاویر یکجا کر دی گئی تھیں۔ چوتھے زون میں سیلون برما اور ماریشس کو جگہ دی گئی تھی۔ پانچواں زون مشرق وسطی کے لئے مخصوص تھا اس میں شام، لبنان، فلسطین۔ عدن۔ مسقط۔ مصر۔ ایران۔ عراق اور حبشہ کے تبلیغی مراکز کی سرگرمیوں پر مشتمل تصاویر آویزاں تھیں۔ چھٹا زون پورے مغربی افریقہ پر مشتمل تھا، اس میں سیرالیون۔ غانا۔ نائیجیریا اور لائبیریا کے وسیع علاقوں میں جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی۔ اس کی تعمیر کردہ مساجد۔ سکولوں اور مدارس کی تصویریں دکھائی گئی تھیں اور وہاں کے نامور رؤسا اور وزراء مملکت تک پیغام حق پہنچانے کے مناظر پیش کئے گئے تھے۔ ساتواں اور آخری زون مشرق بعید کا زون تھا۔ اس میں انڈونیشیا۔ سنگاپور، ملایا، بورنیو، فلپائن، ہانگ کانگ، چین اور جاپان میں جماعت احمدیہ کی رفتار ترقی دکھا کر واضح کیا گیا تھا کہ کس طرح جماعت احمدیہ کی تبلیغی مساعی کے نتیجہ میں ان دور دراز علاقوں میں بھی اسلام پھیل رہا ہے اور سعید روحیں اس میں داخل ہو رہی ہیں۔

اطراف و جوانب عالم کا رنگین اور دلآویز نقشہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام خلفائے سلسلہ مبشر اولاد۔ دیگر بزرگان اور صحابہؓ کے نایاب فوٹوز کے بعد نمائش میں جو چیز سب سے زیادہ دلکش اور جاذب توجہ ثابت ہوئی۔ وہ اطراف و جوانب عالم کا ایک وسیع و عریض اور رنگین و دلآویز نقشہ تھا جس میں مکہ معظمہ، مدینہ منورہ، قادیان، ربوہ اور ان تمام ملکوں اور شہروں کی جہاں احمدیہ مشن اور مساجد تعمیر ہو چکی ہیں۔ ایک اچھوتے انداز میں نشاندہی کی گئی تھی۔ یہ نقشہ کمیٹی روم کی جنوبی دیوار کے ساتھ قریباً تین فٹ اونچے ڈھلوان نما اینٹوں کے پختہ پلیٹ فارم پر جس کی لمبائی ۱۶ فٹ اور چوڑائی ۱۲ فٹ تھی سیمنٹ اور چونے کے ساتھ بنایا گیا تھا۔ اس نقشہ پر تمام براعظموں، خطوں، علاقوں اور جزیروں کے نقوش نیلے رنگ کے سمندروں کی سطح پر ابھرے ہوئے تھے۔ اور ان میں تبلیغ اسلام کے نقطۂ نگاہ سے سبز، سرخ، زرد اور سفید رنگ بھر کر اس کی خوبصورتی میں اضافہ کیا گیا تھا۔ سبز رنگ ایسے ممالک کو ظاہر کرتا تھا جہاں سیدنا حضرت المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود کی زیر ہدایت و نگرانی احمدیت کے ذریعے اشاعت اسلام کا کام ہو رہا ہے۔ سرخ رنگ پر سفید لکیریں جن علاقوں پر کھنچی ہوئی تھیں ان سے مراد وہ علاقے تھے جہاں مسلمان آبادی پہلے سے موجود ہے۔ خالصۃً سرخ زرد اور سفید علاقے ان ممالک پر مشتمل تھے۔ جہاں اسلام کا پیغام ابھی تک نہیں پہنچ سکا ہے۔ اور وہاں کی پیاسی روحیں دعوت دے رہی ہیں کہ احمدی مجاہدین ان کی طرف بھی متوجہ ہوں اور اسلام کی حیات بخش تعلیمات سے ان کی پیاس بجھائیں۔

پھر اس نقشہ میں خاص خاص شہروں پر بجلی کے بلب نصب کر کے یہ ظاہر کیا گیا تھا کہ دنیا کے دور دراز علاقوں کے ان معروف شہروں اور دیہی بستیوں میں جماعت احمدیہ کے باقاعدہ مشن قائم ہو چکے ہیں اور مساجد کی تعمیر بھی عمل میں آ چکی ہے۔ برقی رَو کو اس طرح کنٹرول کیا گیا تھا کہ یہ بلب گھڑی گھڑی روشن ہوتے بجھتے اور پھر روشن ہو کر زائرین کی توجہ کو اپنی طرف جذب کرتے تھے۔ اور ان سے از خود یہ ظاہر ہو جاتا تھا کہ دنیا کے کون کون سے علاقوں، شہروں اور بستیوں میں اسلام کی تبلیغ کے مراکز قائم ہیں اور مساجد تعمیر ہو چکی ہیں یہ خود کار نظارہ اس قدر خوبصورت۔ دلکش اور جاذب نظر تھا کہ لوگ پہروں اس کے آگے کھڑے ہو کر اس سے حظ اٹھاتے تھے۔ وہ کیوں نہ اس سے حظ اٹھاتے جبکہ اس کا بار بار مطالعہ ازدیاد ایمان اور ازدیاد علم کا موجب ثابت ہو رہا تھا۔

مزید لطف کی بات یہ تھی کہ بجلی کے بلب ہر مقام اور جگہ کی اہمیت، درجہ اور مقام کے لحاظ سے مختلف سائز اور مختلف رنگوں کے تھے۔ سب سے بڑے سائز کے سبز رنگ کے دو بلب مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کے جائے وقوع کو ظاہر کرتے تھے کہ جہاں سے اسلام کا چشمہ پھوٹا۔ نسبتاً دو چھوٹے اور سفید قمقموں سے قادیان اور ربوہ کی نشان دہی ہوتی تھی۔ جہاں سے اس زمانے میں اسلام کی نشأۃ ثانیہ کا ظہور ہوا اور دنیا کے کناروں تک مبلغ بھجوائے گئے۔ ان سے بھی چھوٹے بلب ان مقامات پر نصب تھے کہ جہاں جماعت احمدیہ کے مرکزی دار التبلیغ موجود ہیں اور عالیشان مساجد تعمیر ہو چکی ہیں ان سے بھی چھوٹے ننھے ننھے رنگدار بلب ایشیا، یورپ، امریکہ اور افریقہ کے ان چھوٹے چھوٹے مقامات پر لگے ہوئے تھے جہاں تبلیغی مساعی کے سلسلہ میں جماعت احمدیہ کی شاخیں قائم ہو چکی ہیں اور ان میں کوئی نہ کوئی جونیئر مبلغ متعین ہے۔ اس نقشہ کی مکمل وضاحت ایک علیحدہ چارٹ پر درج تھی جو نقشہ کے ساتھ والی دیوار پر نمایاں جگہ لٹکا ہوا تھا۔ ایک دفعہ یہ چارٹ پڑھ لینے اور نقشہ پر نگاہ ڈال لینے کے بعد جماعت احمدیہ کی تبلیغی مساعی کی وسعت یکدم نگاہ میں آ جاتی تھی۔ اور آسمانی بشارتوں کی تکمیل اور ان کے عملی ظہور کی کیفیت سے پوری آگاہی حاصل ہو جاتی تھی۔ اس نقشہ کو پلان کرنے اور اس کو پوری صحت کے ساتھ بنانے میں تعلیم الاسلام ہائی سکول کے سیکنڈ ماسٹر مکرم چوہدری عبدالرحمٰن صاحب بی اے بی ٹی اور ڈرائنگ ماسٹر مکرم ظہور احمد صاحب کے مشورے اور رہنمائی بہت مفید ثابت ہوئے۔ انہوں نے اس بارے میں نمائش کے منتظمین کے ساتھ پورا پورا تعاون کر کے قابل قدر خدمات سرانجام دیں۔

غیر ملکی زبانوں میں شائع ہونے والا اسلامی لٹریچر

نمائش کا ایک اہم حصہ دنیا کی مختلف زبانوں میں جماعت احمدیہ کے زیر اہتمام وسیع پیمانے پر شائع ہونے والے اہم اسلامی لٹریچر پر مشتمل تھا۔ چنانچہ نمائش میں انگریزی، ڈچ، جرمن، لوگنڈا، سواحیلی اور یوروبا زبانوں میں قرآن مجید کے تراجم کے ایک ایک نسخے کے علاوہ ڈچ، جرمن، سپینش، فرانسیسی، انگریزی، عربی، فارسی، سواحیلی، لوگنڈا، یوروبا، مینڈے، فینٹی، چوئی، سنہالیز، تامل، ملائی، چینی، برمی، اور انڈونیشین زبانوں کی قریباً ۱۵۰ دینی کتب نمونۃً نہایت سلیقہ سے رکھی گئی تھیں۔ اگرچہ اب تک جماعت احمدیہ کے تبلیغی مشنوں کے زیر اہتمام اس سے بہت زیادہ تعداد میں اسلامی کتب شائع ہو چکی ہیں تاہم جگہ کی قلت کے پیش نظر صرف ڈیڑھ صد کتب ہی نمائش میں رکھنے پر اکتفا کرنا پڑا۔

کتب کے علاوہ نمائش میں ایک درجن سے زائد ان اسلامی اخبارات اور رسائل کے تازہ شمارے بھی رکھے گئے تھے جو یورپ، امریکہ، افریقہ، مشرق قریب اور مشرق بعید کے مختلف ملکوں میں جماعت احمدیہ کے زیر اہتمام وہاں کی مقامی زبانوں میں شائع ہوتے ہیں ان میں سے (۱) امریکہ کا مسلم سن رائز (۲) سوئٹزرلینڈ کا "ڈیر اسلام" بزبان جرمن (۳) مشرقی افریقہ کا "ایسٹ افریقن ٹائمز" نیروبی بزبان انگریزی (۴) "مپنزی یا مونگو" (محبت الٰہی) نیروبی بزبان سواحیلی (۵) "ڈوبوزی بیونو اسلام" (اسلام کی آواز) کمپالہ بزبان لوگنڈا (۶) "دی ٹروتھ" نائیجیریا بزبان انگریزی (۷) "افریقن کریسنٹ" بزبان انگریزی سیرالیون (۸) "احمدیت" بزبان انگریزی ٹرینیڈاڈ (۹) "دی میسج" سیلون بزبان انگریزی سنہالیز و تامل (۱۰) "دوتیہ" سیلون بزبان سنہالیز (۱۱) "تودوان" سیلون بزبان تامل (۱۲) "السلامیہ سورین" (ڈیر اسلام) سیلون بزبان تامل (۱۳) "البشریٰ" بزبان عربی فلسطین (۱۴) ریویو آف ریلیجنز بزبان انگریزی۔ ربوہ شامل تھے۔ ان میں سے اکثر اخبار اور رسالے ایسے ہیں جو ان ممالک میں واحد اسلامی اخبار شمار ہوتے ہیں۔

الغرض وکالت تبشیر کی یہ تبلیغی نمائش ہر لحاظ سے بہت مفید، معلومات افزا اور ایمان افروز تھی۔ اس میں نہ صرف یہ کہ دنیا کے کناروں تک تبلیغ اسلام اور تعمیر مساجد کے ایمان افروز مناظر دکھائے گئے۔ بلکہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام آپ کی مبشر اولاد اور صحابہؓ کے نہایت نایاب فوٹو بھی پیش کئے گئے۔ پھر معلوماتی چارٹس اور نقشوں نے اس کی علمی افادیت میں اضافہ کیا اور دنیا کی متعدد زبانوں میں شائع کردہ اسلامی لٹریچر کے نمونے اور بھی زیادہ ازدیاد ایمان اور ازدیاد علم کا باعث ہوئے۔ دفاتر تحریک جدید کا کمیٹی روم دراصل اس کے لئے ناکافی تھا۔ یہ تمام تصاویر۔ نقشے اور کتابیں اگر کسی بڑے ہال میں نمائش کے لئے رکھی جاتیں تو ایک ہی وقت میں بہت زیادہ لوگ اس سے استفادہ کر سکتے تھے۔ لوگ امسال بھی ہزاروں ہزار کی تعداد میں اس سے مستفید ہوئے۔ لیکن انہیں جگہ کی تنگی کے باعث قدرے انتظار کرنا پڑا۔ امید ہے آئندہ سال منتظمین کسی وسیع تر جگہ میں نمائش کا اہتمام کریں گے۔

درخواست دعا

میرے ناناجان محترم چوہدری محمد اسمٰعیل صاحب آف محلہ دار الرحمت قادیان چند روز سے بیمار ہیں۔ ڈاکٹروں کی رائے میں فالج کا ہلکا سا حملہ ہے۔ احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کریں۔

شمس الاسلام نواں کوٹ۔ لاہور

فضل عمر جونیئر ماڈل سکول کے لئے استانیوں کی ضرورت

فضل عمر جونیئر ماڈل سکول میں بچوں کو تعلیم دینے کے لئے دو تین استانیوں کی ضرورت ہے۔ جن کو چھوٹے بچوں کو پڑھانے کا تجربہ ہو۔ قابلیت ایف۔ اے۔ سی۔ ٹی۔ جے ایس یا میٹرک جے۔ اے۔ وی ہو۔ صرف میٹرک پاس درخواستوں پر بھی غور کر لیا جائیگا۔ درخواستیں جلد از جلد ہیڈ مسٹرس فضل عمر جونیئر ماڈل سکول ربوہ کے نام مع جملہ کوائف بھجوائی جائیں۔ سکول سات جنوری سے کھل گیا ہے۔ (جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

سینما بینی کی لعنت سے نوجوانوں کو بچائیں

موجودہ زمانہ میں گزشتہ زمانہ کی نسبت بہت بڑھ چڑھ کر بے دینی بڑھانے والی مخرب الاخلاق چیزیں پیدا ہو گئی ہیں۔ سینما بھی انہی چیزوں میں شامل ہے۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کا ایک خطبہ ۱۹ ستمبر کے الفضل میں شائع ہو چکا ہے۔ حضور نے اس خطبہ میں گانے بجانے کی عادت اور اس کے نقصانات جو اقوام کو پہنچے ہیں نہایت موثر الفاظ میں بیان فرمائے ہیں۔ سینما بینی کی لعنت سے چھڑانے کے لئے حضور نے تحریک جدید کے مطالبات میں سے پہلا مطالبہ رکھا تھا۔ جو سادہ زندگی کا مطالبہ تھا۔ اور اس میں سینما اور تماشے بھی شامل فرمائے تھے۔ چنانچہ کتاب مطالبات تحریک جدید کے صفحہ ۳ پر اس کا ذکر ہے۔ اس ضمن میں حضور فرماتے ہیں:۔

ا۔ "اس کے متعلق میں جماعت کو حکم دیتا ہوں۔ کہ کوئی احمدی سینما۔ سرکس۔ تھیٹر وغیرہ غرضیکہ کسی تماشے میں بالکل نہ جائے۔ اور اس سے بکلی پرہیز کرے۔ ہر مخلص احمدی جو میری بیعت کی قدر و قیمت سمجھتا ہے۔ اس کے لئے سینما یا کوئی اور تماشہ وغیرہ دیکھنا یا کسی کو دکھانا جائز نہیں"۔

(۲) نیز حضور فرماتے ہیں:۔

"سینما کے متعلق میری رائے ہے کہ نقصان دہ چیز ہے۔ موجودہ فلموں کو دیکھنا ملک اور اس کے اخلاق کے لئے مہلک ہے۔ اسلئے قطعاً ممنوع ہونا چاہیئے۔ مگر میں ہمیشہ کے لئے اس کی ممانعت نہیں کرتا۔ کیونکہ یہ حرمت کی صورت ہو جاتی ہے۔ فی الحال ضرورتِ دینی کے لحاظ سے اس کی ممانعت کرتا ہوں"۔

"پس سینما اپنی ذات میں بُرا نہیں۔ بلکہ اس زمانہ میں اس کی جو صورتیں ہیں وہ مخرب الاخلاق ہیں۔ اگر کوئی فلم کلی طور پر تبلیغی ہو یا تعلیمی ہو اور اس میں کوئی حصہ تماشہ وغیرہ کا نہ ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں۔ اگرچہ میری یہ رائے ہے۔ کہ تماشہ تبلیغی بھی ناجائز ہے"۔

(۳) نیز فرماتے ہیں:۔

"سینما کے متعلق میرا خیال ہے کہ اس زمانہ کی بدترین لعنت ہے۔ اس نے سینکڑوں شریف گھرانوں کے لڑکوں کو گویا اور سینکڑوں شریف گھرانوں کی لڑکیوں کو ناچنے والی بنا دیا ہے۔ اور سینما ملک کے اخلاق پر ایسا تباہ کن اثر ڈال رہے ہیں کہ میں سمجھتا ہوں کہ میرا منع کرنا تو الگ رہا۔ اگر میں ممانعت نہ کروں تو بھی مومن کی روح کو خود بخود اس سے بغاوت کرنی چاہیئے"۔ (مطالبات صفحہ ۲۷ تا صفحہ ۲۹)

ان اقتباسات سے روز روشن کی طرح ثابت ہے کہ سینما کے متعلق سلسلہ احمدیہ کی کیا رائے ہے اور کہ جماعتوں کو چاہیئے کہ نوجوانوں کو بار بار اس کی قباحت بتائی جائے اور اس سے روکا جائے۔ (ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد ربوہ)

دعائے مغفرت

خاکسار کے والد صاحب محترم چوہدری برکت علی صاحب آف ٹھیکریوالہ یکم جنوری ۱۹۵۹ء بروز جمعرات موضع چندو دال تحصیل نارووال میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ اِنّا لِلّٰہ و اِنّا الیہ راجعون۔ مرحوم کو قریباً تین ماہ سے اسہال کی تکلیف تھی۔ وفات کے وقت مرحوم کی عمر قریباً ۷۰ سال تھی۔ آپ بہت مخلص احمدی اور پابند صوم و صلوٰۃ تھے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ والد صاحب مرحوم کی مغفرت فرمائے اور بلند درجات عطا کرے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ آمین

(غلام نبی کلرک دفتر الفضل ربوہ)

ثواب کا ثواب اور فائدے کا فائدہ

سیدنا حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ تعالےٰ نے ایک مرتبہ جلسہ سالانہ کے موقع پر فرمایا تھا کہ:۔

"جہاں جہاں شہری جماعتیں پائی جاتی ہیں وہاں دوستوں کو ایجنسیاں قائم کرنی چاہئیں اور الفضل کی اشاعت بڑھانے میں مدد کرنی چاہیئے"۔ الفضل ۳۱ر دسمبر ۱۹۲۹ء)

آپ اپنے شہر میں الفضل کی ایجنسی قائم کیجئے۔ اس طرح ایک تو آپ کو اپنے مقدس امام کے ارشاد پر عمل کرنے کی سعادت حاصل ہو گی۔ اور دوسرے الفضل کا پرچہ بھی ڈاک کے مقابلہ پر ایجنسی کے ذریعہ ایک دن پہلے آپ کو پہنچ جائے گا۔ اور آپ کو ثواب کا ثواب اور فائدے کا فائدہ حاصل ہو جائے گا۔

(مینیجر الفضل)

جامعہ احمدیہ کی ضرورت

تعلیم کا یہ مسلّمہ اصول ہے کہ طلباء کی بہترین تربیت کے لئے عمدہ ماحول بیحد ضروری ہے۔ یہ ماحول معنوی بھی ہوتا ہے اور ظاہری بھی۔

جامعہ احمدیہ کے واقفین سلسلہ کے نمائندہ ہیں۔ ان سفراء کی عمدہ تربیت ایک خاص ماحول کی مقتضی ہے۔ اور یہ ماحول ہم سب نے مل کر پیدا کرنا ہے۔ یوں تو سلسلہ کے تمام ادارے امداد باہمی کی بنیاد پر ہی چل رہے ہیں۔ لیکن یہ ادارہ تو خالص قوم کی توانائی کا مظہر ہے۔

لیکن مجھے یہ تسلیم کرنے میں کوئی عار نہیں کہ ابھی تک جس قسم کا ماحول اس ادارہ کو درکار ہے ہمیں حاصل نہیں۔ طلباء کے لئے صحیح عمارت میسر نہیں۔ کچی عمارت کا ایک حصہ تو برسات میں بالکل گر چکا ہے۔ اور عزیز طلباء کو رہائش کی سخت دقت ہے۔ ایسے حالات میں میں احباب جماعت کے سامنے یہ اپیل لے کر آیا ہوں کہ سلسلہ کی اس عمارت کی تکمیل کے لئے ابھی آپ کی مساعی کی بے حد ضرورت ہے۔

اس سے پہلے جامعہ احمدیہ کی عمارت کے لئے بعض مخیر احباب نے پورے پورے کمرے کا خرچ دیا ہے۔ اور بعض نے اپنی استطاعت کے مواقف گرانقدر عطیات ارسال فرمائے ہیں۔ لیکن ابھی آپ کا یہ عزیز ادارہ اپنی تکمیل کے لئے آپ کی کوششوں کا مرہونِ منت ہے۔ (پرنسپل جامعہ احمدیہ)

کیا یہ اسراف ہے؟

حصہ آمد کے موصی اصحاب کی ایک معقول تعداد ایسی ہے جنہوں نے دو دو چار چار سال کی بلکہ اس سے بھی زیادہ سالوں کی اپنی سالانہ آمد سے دفتر کو آگاہ نہیں فرمایا۔ اور فارمہائے اصل آمد پُر کر کے دفتر کو واپس نہیں کئے۔ یا دفتر کے بعض اور ضروری مطالبوں اور چٹھیوں کا جواب نہیں دیا۔ مگر تعجب ہے کہ قواعد کے ماتحت دو تین مرتبہ یاد دہانیاں کرانے کے بعد جب ان سے بذریعہ رجسٹرڈ چٹھیوں کے دفتر کی طرف سے اپنا مطالبہ دُہرایا جاتا ہے تو پھر وہ اعتراض کرتے ہیں کہ یہ اسراف ہے۔ ایسے احباب کی خدمت میں گزارش ہے کہ دفتر ان سے ہر رنگ میں خط و کتابت کرنے کے لئے مجبور ہے۔ اگر یہ اسراف ہے تو یہ اسراف کرانے کا موجب وہ خود بنتے ہیں۔ وہ اگر دفتر کے مطالبہ کو پہلی چٹھی کے جواب میں ہی پورا کر دیں یا دوسری مرتبہ یاد دہانی پر ہی جواب دیدیں تو دفتر کو یہ اسراف کرنے کا ہرگز کوئی شوق نہیں ہے۔ پس اس اسراف سے دفتر کو بچانا خود آپ کے اختیار میں ہے۔ ہمیں تو اس پر بھی افسوس ہوتا ہے کہ رجسٹرڈوں کے بعد بھی جواب نہیں ملتا۔ تو ایسے احباب کے متعلق امراء اور صدر صاحبان کو لکھنا پڑتا ہے جو ایک شکایت کا رنگ اور تکلیف دہ امر ہو جاتا ہے۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

برطانوی حکومت کو پاکستانی عوام کے جذبات سے آگاہ کر دیا گیا

اٹیلی کے ریمارکس برطانوی حکومت کے نظریات کی ترجمانی نہیں کرتے (سائمن)

کراچی ۷ جنوری۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت پاکستان نے برطانوی حکومت کو ایک یادداشت روانہ کی ہے جس میں برطانیہ کو قائد اعظم محمد علی جناح کے متعلق لارڈ اٹیلی کے ریمارکس پر پاکستانی عوام کی نفرت و حقارت کے جذبات سے آگاہ کیا گیا ہے۔

موثق ذرائع کے مطابق حکومت پاکستان کی یادداشت میں باقاعدہ احتجاج نہیں کیا گیا۔ لیکن مسٹر اٹیلی کے ریمارکس پر شدید برہمی اور ناپسندیدگی کا اظہار کیا گیا ہے۔

کل برطانوی سفارت خانہ کی طرف سے دی گئی ایک دعوت میں برطانوی ہائی کمشنر سر ایگزینڈر سائمن سے اٹیلی کے ریمارکس کے متعلق کئی سوالات پوچھے گئے لیکن سر ایگزینڈر سائمن یہ سوالات ٹال گئے۔ آپ نے کہا میرا کام پاکستان اور برطانیہ کے تعلقات کو بہتر بنانا ہے۔

ایک اور سوال پر سر ایگزینڈر سائمن نے کہا۔ لارڈ اٹیلی نے اپنے ذاتی نظریات کا اظہار کیا ہے۔ اور یہ نظریات برطانوی حکومت کے جذبات کی ترجمانی نہیں کرتے۔

املاک کی تفصیل بہم پہنچانے کا حکم

لائل پور ۷ جنوری۔ ڈپٹی کمشنر کے انتظامی کنٹرول میں کام کرنے والے تمام نان گزیٹڈ ملازمین بشمول چپڑاسیوں و تحصیلداروں کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ ہفتہ رواں ختم ہونے سے پہلے پہلے اپنی املاک ظاہر کریں۔ ڈپٹی کمشنر لائل پور کی طرف سے جاری کردہ اس حکم کی رو سے سرکاری ملازمین کو جو تفاصیل ظاہر کرنا ہوں گی وہ درج ذیل ہیں (۱) مستقل نوعیت کے تمام مفادات اراضی کیا زمین ملکیتی ہے، رہن پر ہے یا ورثہ میں ملی ہے۔ (ب) رہائشی مکانات (ج) افراد کنبہ (بیوی بیٹا، والدہ، بھائی اور بھتیجے) ان کے املاک کی صحیح تفصیل بھی بتائی جائے (د) ضلع، قصبہ تحصیل، تھانہ و گاؤں جہاں جائیداد ہے (ر) جائیداد کا رقبہ قیمت، مالیت، جائیداد کب اور کیسے حاصل کی گئی، کیا وراثتاً یا تحفۃً ملی ہے یا خریدی گئی ہے اور کس کے نام پر رجسٹر ہے۔

دواؤں کی نئی قیمتیں مقرر کی جائیں گی

کراچی ۷ جنوری۔ مرکزی حکومت نے پاکستان بھر میں دواؤں اور کیمیاوی مرکبات کی قیمتیں یکساں بنیاد پر مقرر کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ دواؤں میں ٹیکے وغیرہ بھی شامل ہوں گے۔ دواؤں اور کیمیاوی مرکبات کے درآمدی تاجروں کو ہدایت کی گئی ہے۔ کہ وہ قیمتوں اور رسد کے کنٹرولر جنرل کو حسب ذیل تفاصیل سے آگاہ کریں۔ یہ معلومات ریٹ گوشوارہ کی صورت میں مہیا کرنا ہوں گی۔

(۱) درآمدی تاجر کا نام و پتہ (۲) مینوفیکچرر کا نام اور ملک جہاں یہ دوائیں تیار ہوتی ہوں (۳) پاکستان میں مینوفیکچرر کے ایجنٹ کا نام (۴) دوا کا مالکانہ نام اور یا برانڈ اگر کوئی ہو (۵) پیکنگ (۶) نارمل پیکنگ نام یا اس کے اجزائے ترکیبی (۷) فی یونٹ بندرگاہ کی قیمت (۸) ۳۱ دسمبر ۵۸ء کو زیادہ سے زیادہ پرچون قیمت فروخت۔ بندرگاہ کی قیمت میں حسب ذیل اخراجات شامل ہوں گے۔

(۹) زرمبادلہ کی سرکاری شرح پر پاکستانی روپیہ میں "سی" اور "الیف"

(ب) انشورنس جو ایک فی صد سے زائد نہ ہو۔

(ج) کسٹم ڈیوٹی

(د) سیلز ٹیکس اگر کوئی ہو

(س) اندرون ملک مزید کسٹمز کلیرنس محصول چونگی گودام کا کرایہ باربرداری (ریلوے وغیرہ کا کرایہ) بنک کا کمیشن ایل سی فیس دوبارہ پیکنگ کے اخراجات اور دیگر متفرق اخراجات کے لئے مجموعہ بالا ا ب ج اور د کے مجموعہ پر پانچ فیصد

مختلف ادویہ اور کیمیاوی مرکبات کی حسب ذیل درجہ بندی کی گئی ہے

(۱) پنسلین سٹریپٹو پنسلین اور تمام دیگر اینٹی بائیوٹک مع ان کے مرکبات۔

(۲) وٹامن اور ان کے مرکبات۔ تپ دق کی انسدادی ادویہ (ان میں ایسی ادویہ شامل نہیں جو درجہ I میں آتی ہیں۔

(۳) دوسری ادویہ جو مندرجہ دو قسم (ا) درجوں میں کسی میں بھی نہیں آتیں

(۴) درآمدی تاجروں کو ہر درآمدی آئیٹم کی پیکنگ کی بھی وضاحت کرنی چاہیئے۔ اس کے علاوہ انہیں حسب ذیل دستاویزات بھی قیمتوں اور رسد کے کنٹرولر جنرل کو مہیا کرنی چاہئیں۔

(۱) بیجک (انوائس)

(۲) انشورنس میمورنڈم

(۳) کھپت کے لئے اندراج کا بل

مغربی پاکستان میں جرائم کی تعداد کم ہوتی جارہی ہے

نومبر ۵۷ء کے بالمقابل گذشتہ سال نومبر میں ۹۳۸ وارداتیں کم ہوئیں

لاہور ۷ جنوری۔ مغربی پاکستان میں نومبر ۵۸ء کے دوران میں ۱۵۳۴ جرائم کی وارداتیں کی اطلاع موصول ہوئی ہے۔ جبکہ گذشتہ سال اسی ماہ کے دوران میں ۵۳۷۲ وارداتوں کی اطلاع موصول ہوئی تھی۔ اس طرح پچھلے سال کے مقابلہ میں جرائم کی وارداتوں میں ۹۳۸ کی کمی ہوئی۔

گذشتہ سال کے مقابلے میں تین علاقوں یعنی بہاولپور خیرپور اور کوئٹہ میں جرائم کی تعداد زیادہ تھی مگر چھ علاقوں یعنی پشاور، ڈیرہ اسماعیل خاں، راولپنڈی، لاہور، ملتان اور حیدرآباد میں جرائم کی تعداد کم ہوگئی۔ اس مہینے میں مجموعی طور پر قتل کی ۹۶ وارداتیں ہوئیں جو نومبر ۵۷ء سے ۷۰ کم تھیں۔ ان میں سے پشاور کے علاقہ میں ۱۹ ڈیرہ اسماعیل خاں میں ۱۰۔ راولپنڈی میں ۹۔ لاہور میں ۱۰، ملتان میں ۷۔ بہاولپور میں ۵ خیرپور میں ۲۰۔ حیدرآباد میں ۱۱۵ اور کوئٹہ قلات میں ایک واردات ہوئی۔ ڈاکہ کی کل ۱۴ اور چوری کی چالیس اور وارداتوں کی اطلاع ملی ہے حالانکہ نومبر ۵۷ء میں ۱۵ ڈاکے اور ۵۱ چوری کی وارداتیں ہوئی تھیں۔ اس لحاظ سے اس سال ڈاکہ کی ۱۱ اور چوری کی بیس وارداتیں کم ہوئی ہیں۔

حیدرآباد رینج میں ڈاکہ کی صرف ۱۲ اور کوئٹہ قلات میں صرف ایک واردات کی اطلاع ملی۔ باقی ماندہ ساتوں رینج اس قسم کے جرائم سے محفوظ رہے۔ چوری کی سب سے زیادہ یعنی نو وارداتیں بہاولپور میں ہوئیں۔ صوبہ میں نقب زنی کی ۴۷۱ وارداتیں ہوئی تھیں۔ حالانکہ نومبر ۵۷ء میں ایسی ۵۴۳ وارداتیں ہوئی تھیں۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ مقابلتاً ۷۲ وارداتیں اس بار کم ہوئیں۔ اس قسم کی وارداتوں میں زیادہ تر کمی ڈیرہ اسماعیل خاں راولپنڈی، لاہور، بہاولپور اور خیرپور میں ہوئی۔

خان فقیرا خان جدون کا انتقال

پشاور ۷ جنوری سابق رکن اسمبلی خان فقیرا خان جدون کل صبح ایبٹ آباد میں انتقال کر گئے۔ ان کی عمر باسٹھ سال تھی اور بڑی خوش مزاج شخصیت کے مالک تھے۔ اپنی مہمان نوازی لطیفہ گوئی اور بذلہ سنجی کے لئے وہ اپنے دوستوں کے وسیع حلقہ میں بڑے مقبول تھے۔ وہ گذشتہ ایک ماہ سے بیمار چلے آرہے تھے۔ ان پر حال ہی میں ہائی بلڈ پریشر کا حملہ ہوا تھا۔ مرحوم ایک پندرہ روزہ اخبار "دلکشاف" کے ایڈیٹر بھی تھے۔ وہ آل انڈیا مسلم لیگ کونسل اور ہزارہ کے سابق ڈسٹرکٹ مسلم لیگ کے بھی رکن رہ چکے تھے۔

فضائیہ کے سکول کا انتظام

سرگودھا ۷ جنوری۔ مرکزی حکومت نے نئے سال کے آغاز کے ساتھ پاکستانی فضائیہ کے مقامی پبلک سکول کا انتظام سنبھال لیا ہے۔ بیشتر ازیں اس سکول کا انتظام ایک برطانوی فرم ایئر سروس ٹریننگ کے ہاتھ تھا۔ اس سکول کے تمام برطانوی عملہ کی جگہ ماسوائے پرنسپل کے پاکستانی عملہ مقرر کر دیا گیا ہے۔

بنولہ سے تیل نکالنے پر پابندی

ملتان ۷ جنوری۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ملتان نے تعزیرات پاکستان کی دفعہ ۱۴۴ کے تحت ایک حکم کے ذریعہ ضلع بھر کے کارخانوں اور فیکٹریوں کو بنولہ سے اندھا دھند تیل نکالنے کی ممانعت کر دی ہے۔ اس حکم میں کہا گیا ہے کہ کارخانوں اور فیکٹریوں کو صرف گھٹیا قسم کے ایسے بنولے سے تیل نکالنے کی اجازت ہوگی جسے محکمہ زراعت مسترد کر دیا ہو۔ یہ اقدام کپاس کی آئندہ فصل کے لئے بہتر قسم کا بنولہ محفوظ رکھنے کی غرض سے کیا گیا ہے۔ یہ حکم ایک ماہ کے لئے نافذ العمل رہے گا۔

کالے آدمی کیلئے کوئی جگہ نہیں

لنڈن ۷ جنوری۔ برطانوی پارلیمنٹ کی لیبر رکن مسز بریڈوک نائجیریا کے ایک سیاہ فام طالبعلم کے متعلق پتہ اعلیٰ حکام سے گفتگو کرنے والی ہیں۔ اس طالبعلم ابولا اوگن کو جو انگلستان میں قانون کی تعلیم حاصل کر رہا ہے ہڈرسفیلڈ کے سات ہوٹلوں نے اپنے پاس جگہ دینے سے اس لئے انکار کر دیا ہے کہ اس کا رنگ کالا ہے۔ توقع ہے کہ مسز بریڈوک وزیر اعظم اور وزیر داخلہ کی توجہ بھی اس مسئلہ کی طرف مبذول کرائیں گی۔

فوجی پٹرول چرانے پر سزائیں

لنڈن ۷ جنوری۔ ایک برطانوی عدالت نے فوجی پٹرول خورد برد کرنے کے الزام میں ایک شخص کو سات ماہ قید اور مزید ۲۳ افراد کو مختلف المیعاد قید و جرمانے کی سزائیں دی ہیں۔ ملزموں نے یہ پٹرول نہر سویز کے بحران کے بعد پٹرول کی راشن بندی کے زمانے میں غائب کیا تھا۔

ملک بھر میں سرکاری ملازمین کی املاک کے متعلق تحقیقات

آرڈی نینس کے ذریعہ سکریننگ کمیٹیوں کے دائرہ کار کی وضاحت

کراچی ۸ جنوری کل رات مرکزی حکومت کی جانب سے ایک آرڈی ننس نافذ ہوا ہے۔ جس میں مرکزی افسروں کے کردار کی تحقیقات کے لئے سکریننگ کمیٹیوں کے دائرہ کار کی وضاحت کی گئی ہے۔ اس آرڈی ننس کے نفاذ کا مقصد یہ ہے کہ سرکاری محکموں سے رشوت خور نااہل اور بدعنوانی کے مرتکب حکام کو ختم کر دیا جائے

کل ہی مرکزی حکومت کے تمام گزیٹڈ افسروں کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ ۳۱ جنوری تک صدر کے سیکرٹریٹ کو مطلع کریں کہ ان کے پاس کس قدر منقولہ یا غیر منقولہ جائیداد ہے۔ اس کے ساتھ ہی مغربی پاکستان میں سرکاری ملازمین کی املاک اور اثاثوں کے متعلق جانچ پڑتال شروع ہو گئی ہے۔ جس کے تحت چیف سیکرٹری سے کر چپراسی تک ہر ایک سرکاری ملازم کو بتانا پڑے گا کہ ملازمت سے آنے سے پہلے اس کے پاس کتنی منقولہ یا غیر منقولہ جائیداد تھی اور اب کتنی ہے

مرکزی حکومت کے صدر سیکرٹریٹ نے جو اعلان جاری کیا ہے وہ درج ذیل ہے

جیسا کہ پہلے اعلان کیا جا چکا ہے۔ مرکزی حکومت کے تمام افسروں کے کردار کی جانچ پڑتال کرنے کے لئے مختلف درجوں کی سکریننگ (تحقیقاتی) کمیٹیاں قائم کر دی گئی ہیں۔ اس سلسلے میں کل سرکاری ملازموں کے کردار کی جانچ پڑتال کے متعلق آرڈی ننس ۱۹۵۹ء اور اس کے تحت قواعد نافذ کر دیئے گئے ہیں۔ جن میں سے یہ واضح کیا گیا ہے کہ سکریننگ کمیٹیوں کے اختیارات اور ان کا دائرہ عمل کیا ہے۔ اس کا مقصد یہ ہے کہ سرکاری ملازمت سے ایسے حکام کو نکال دیا جائے جو رشوت خور۔ نااہل اور بدعنوانی کے مرتکب ہیں

اس غرض کے تحت کہ سکریننگ کمیٹیاں سرکاری ملازموں کی دیانتداری کی تحقیق کر سکیں۔ حکومت نے درجہ اول کے تمام افسروں اور درجہ دوم کی بعض کیٹگریز کے افسروں کو ہدایت کی ہے کہ وہ اپنے اثاثوں کا اعلان کریں تاکہ سکریننگ کمیٹیاں ان کی چھان بین کر سکیں۔ ان اعلانات میں پوری تفصیل سے بتایا جائے کہ کسی افسر کی اپنی تحویل میں کتنی غیر منقولہ جائیداد ہے۔ نیز اس افسر نے پاکستان کے اندر یا کسی دوسرے ملک میں کتنی نقدی رکھی ہوئی ہے یا بنک میں جمع کرا رکھی ہے۔ صوبائی حکومتوں سے بھی کہا گیا ہے کہ وہ اپنے ملازمین سے متعلق اسی طرح کے اقدامات کریں۔

حکومت کا ارادہ یہ ہے کہ اس تحقیقات کا کام جلد از جلد مکمل ہو۔ اور سکریننگ کمیٹیاں ختم کر دی جائیں۔ بنیز ایسے واقعات سے نپٹنے کے لئے جن کی اطلاع سکریننگ کمیٹیوں کو نہ ہو سکے۔ حکومت نے سرکاری ملازموں کے نظم و ضبط اور اہلیت سے متعلق قواعد مجریہ ۱۹۵۹ء کی شکل میں ایک ایسا مستقل طریق کار نافذ کیا ہے جس کے تحت ان سرکاری ملازموں کے خلاف کارروائی ہو گی جو (الف) رشوت خور ہوں (ب) بدعنوانی کے مرتکب ہوں (ج) نااہل ہوں (د) تخریبی سرگرمیوں سے ان کا کوئی نہ کوئی تعلق ہو۔ ان قواعد کے تحت سرسری تحقیقات کا طریق کار اختیار کر کے موقوفی۔ ملازمت سے برطرفی۔ جبری ریٹائرمنٹ یا عہدے میں تنزلی کی سزا دی جائے گی۔

مزید برآں کل مارشل لا کے ضابطہ ۶۲ کی شکل میں ایک اور اہم قدم اٹھایا گیا ہے۔ جس کا مقصد یہ ہے کہ رشوت ستانی اور بدعنوانی کے معاملات میں سخت سزا دی جائے۔ اس ضابطہ کے تحت رشوت وصول کرنے یا کسی مقصد کے لئے سرکاری حیثیت سے ناجائز فائدہ اٹھانے کی سزا چودہ سال قید سخت اور جائداد کی ضبطی مقرر کر دی گئی ہے۔

املاک

ایک خبر رساں ایجنسی کی اطلاع کے مطابق مرکزی حکومت کے تمام گزیٹڈ افسروں کو آج ہدایات جاری کر دی گئی ہیں کہ وہ اپنے اثاثوں اور املاک کے بارے میں تازہ بیانات داخل کریں۔ یہ بیانات ۱۴ جنوری تک صدر کے سیکرٹریٹ کو موصول ہو جانے چاہئیں ان سرکاری حکام سے کہا گیا ہے کہ وہ اپنے جن اثاثوں کا اعلان کریں ان میں یہ املاک شامل ہونی چاہئیں۔ مکانات۔ کارخانوں اور کمپنیوں کے حصص یا کوئی مملوکہ کاروباری یا صنعتی ادارہ ان افسروں سے یہ بھی کہا گیا ہے کہ اگر انہوں نے حال ہی میں اپنی کوئی املاک فروخت کی ہوں یا رہن کی ہوں تو ان کے متعلق بھی اطلاع مہیا کریں

یاد ہو گا کہ سرکاری افسروں نے اسی قسم کے بیانات حکومت کے پاس بھیجے تھے۔ ۱۹۴۹ء

وزیر خزانہ نے ورسک منصوبے کا معائنہ کیا

کینیڈا کی گرانقدر امداد پر ممنونیت کا اظہار

پشاور ۸ جنوری۔ مرکزی وزیر خزانہ مسٹر شعیب نے کل ورسک منصوبے کے بند، سرنگ اور بجلی گھر کا معائنہ کرنے کے بعد کہا کہ ورسک کا منصوبہ جس پر چھ کروڑ ڈالر کے مصارف کا اندازہ ہے۔ پاکستان کو کینیڈا کی امداد کا ایک زندہ ثبوت ہے

آپ نے کہا امریکہ کے بعد کینیڈا دوسرا ملک ہے جس نے پاکستان کو سب سے زیادہ امداد مہیا کی ہے ہم دوسرے ممالک کے ان دوستوں کے شکرگزار ہیں۔ جو کسی نفع کی توقع کئے بغیر اور کوئی فائدہ اٹھانے کی شرط وابستہ کئے بغیر ہماری مدد کر رہے ہیں۔ آپ نے کینیڈا کی نقد امداد کے علاوہ ان کینیڈین کاریگروں اور ماہروں کی خدمات پر بھی ممنونیت ظاہر کی +

مغربی پاکستان میں

ادھر مغربی پاکستان میں بھی ہر ایک سرکاری ملازم کی منقولہ اور غیر منقولہ جائداد کے بارے میں چھان بین کا کام شروع ہو گیا۔ اب چیف سیکرٹری سے لیکر ایک چپراسی تک ہر ایک سرکاری ملازم کو ایسے بیانات داخل کرنے ہوں گے جن میں یہ ظاہر کرنا پڑے گا کہ ملازمت میں شامل ہونے سے پہلے اس کے پاس کتنی منقولہ یا غیر منقولہ جائداد تھی اور اب کتنی ہے۔ ایسے بیانات ہر ایک ملازم کو ملازمت میں لینے والے افسر کو بھیجے جائیں گے۔ صوبے میں جو ملازمین پاکستان کی اعلیٰ سروسز سے تعلق رکھتے ہیں ان کے متعلق بیانات مرکزی کابینہ کے سیکرٹریٹ کو بھیجے جائیں گے۔ ایسے تمام بیانات داخل کرنے کے متعلق ایک تاریخ مقرر کی جا چکی ہے اور ساتھ ہی رشوت خور اور بدعنوان افسروں کے متعلق تحقیقات کا کام بھی انتہائی تیزی سے شروع ہو رہا ہے +

لیڈر

(بقیہ صفحہ ۲)

آتے رہے ہیں۔ جو واحد خدا تعالیٰ کی طرف سے اپنی اپنی قوم اور اپنے اپنے ملک کے لئے حالات کے مطابق ایک ہی الٰہی تعلیم لاتے رہے ہیں۔ اس طرح جب تمام مذاہب کی اصل ایک ہی واضح ہو جائے گی۔ اور ان کے تفرقے مٹ جائیں گے اور سب قومیں قرآن کریم کے آئینہ میں اپنے اپنے مذہب کی حقیقی شکل و صورت دیکھ لیں گی تو تمام مذاہب کے ماننے والے ایک ہی صراطِ مستقیم پر گامزن ہوں گے اور سب مل کر ایک ہی آواز سے الحاد کے عفریتوں کا مقابلہ کریں گے۔

جماعت احمدیہ کا عقیدہ ہے کہ وہ فرستادۂ حق مسیح موعود علیہ السلام کی ذات میں ظاہر ہو چکا ہے۔ اور جماعت احمدیہ اسی کے بتائے ہوئے طریقے پر وہی کام سرانجام دے رہی ہے جس کا ذکر ہم نے اوپر کیا ہے۔ یہ تعلیم قرآن کریم اور سنت رسول اللہ میں مکمل طور پر موجود ہے اور دنیا کی نجات اسی میں ہے کہ وہ اس کی پابند ہو +